کی لائبریریوں میں بھی اس کا رکھنا مفید ہو گا۔

ثنوی الواحِ زبرجد | از جناب ابوسعید صاحب بذری ملنے کا پتہ درج نہیں قیمت دو روپے۔

یہ ایک طویل فارسی مثنوی ہے جس کا مقصد" احیائے خودی" ہے۔ شاعر کا سر چشمۂ فکر اسلام ہے اور وہ ایک مسلمان کی نگاہ سے اپنے معاشرے کو دیکھتا ہے اور اس کے علماء، صوفیاء، اہل قلم، شعراء، نوجوانوں اور عوام کو جھنجوڑ کر زندگی میں ایک صالح تغیر بپا کرنے کے لیے آمادہ کرنا چاہتا ہے۔ لیکن یہ ہماری سمجھ میں نہ آیا کہ اس کے سامنے وہ کون لوگ ہیں جن کے لیے اس نے فارسی زبان کو ذریعہ بنایا ہے اور ترتیب مثنوی کا ایک ایسا انداز اختیار کیا ہے جس سے آج کا ذہن بہت دور نکل آیا ہے۔ پھر یہ کہ شعریت حد درجہ کمزور ہے اور شعر، خصوصاً مثنوی کے لیے وہ مناسب زبان پیدا نہیں کر سکا۔ ترکیبِ اضافت، مسخ تلفظ اور نامانوس الفاظ کے استعمال کی بھرمار ہے جس کی وجہ سے ایک صاحبِ ذوق کے لیے مثنوی کا پڑھنا بوجھ بن جاتا ہے۔

کیا دین قائم ہے؟ | از جناب ڈاکٹر شیدا قادری۔ شائع کردہ: مکتبہ تعمیر انسانیت، ۲۵۰ گوجر گلی، موچی دروازہ لاہور۔ قیمت درج نہیں۔

اس پمفلٹ میں ایک قلب حساس نے دردمندانہ جذبات سے اس تضاد کو نمایاں کیا ہے جو ہمارے عقیدہ و عمل اور ہمارے انفرادی دین اور اجتماعی نظام میں پایا جاتا ہے۔

WHY ISLAMIC CONSTITUTION ONLY. | از جناب چوہدری علی احمد خاں۔ شائع کردہ: جہانِ نو پبلیکیشنز، ڈھاکہ قیمت ۸ر

آج جبکہ اسلام کے نام پر ایک مسلمان قوم کے ہاتھوں بے حساب قربانیوں سے قائم ہونے والی سلطنت پاکستان میں ایک بگڑے ہوئے عنصر نے دستور کے مسئلے پر فکری انتشار پیدا کر دیا ہے، یہ انگریزی پمفلٹ مفید ذہنی رہنمائی بہم پہنچاتا ہے۔ تھوڑے صفحات میں وہ ٹھوس دلائل صراحت سے بیان کر دیئے گئے ہیں جو اسلامی دستور کے متقاضی ہیں۔ معیارِ طباعت اچھا ہے۔

پاکستان میں اُردو کا مسئلہ | مرتبہ: جناب محمد رکن الدین صاحب حسان (عثمانیہ) معتمد اردو کانفرنس۔

اردو کانفرنس کا انعقاد انجمن طلبائے قدیم جامعہ عثمانیہ (پاکستان)، کراچی کا مرہونِ منت ہے۔ یہ پمفلٹ زبان کے مسئلے میں انہی حضرات کا نقطۂ نظر سامنے لاتا ہے۔ خلاصۂ مدعا یہ ہے کہ اردو کو صوبائی بولیوں سے